سوال

(918) صبح کی دو سنتیں تحیۃ المسجد کی متبادل ہو سکتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صبح کی اذان کے بعد سنتوں سے پہلے دو رکعت نفل نماز ''تحیۃ الوضوئ'' یا ''تحیۃ المسجد'' کا کوئی ثبوت ہے، کوئی اگر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صبح کی اذان کے بعد دو رکعتوں کی ادائیگی ''تحیۃ المسجد'' وغیرہ سے بھی کافی ہوجاتی ہے۔ لہٰذا علیحدہ پڑھنے کی ضرورت نہیں یہ اس طرح ہے جیسے ''حَجّۃُ الوداع'' کے موقع پر نبیﷺ نے کعبہ میں داخل ہوکر طواف شروع کردیا تھا۔ ''تحیۃ المسجد'' کی نماز بھی اس میں شامل ہوگئی تھی۔ البتہ اگر کوئی شخص صبح کی دو رکعتیں گھر میں ادا کرکے مسجد میں آتا ہے اور اقامتِ صلوۃ میں ابھی کچھ وقفہ ہے تو وہ عمومِ حدیث

'اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ المَسجِدَ...' (صحیح البخاری، باب إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ المَسجِدَ فَلیَرکَع رَکعَتَینِ قَبلَ أَن یَجلِسَ، رقم:۴۴۴) کی بناء پر دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ اگر کہا جائے کہ نبی اکرمﷺ سے فجر کی اذان کے بعد قبل از فرائض صرف دو رکعت ثابت ہیں۔ (تحیۃ المسجد کے نوافل کا جواز اس پر اضافہ ہوگا۔ جو درست نہیں) اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ''اِنْشَاءً'' یعنی مسجد میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوکر نوافل پڑھنے لگ جائے۔ لیکن اگر سببی طور پر ادا کیے جائیں تو پھر جائز ہے، جیسے باہر سے آنے والا ''تحیۃ المسجد'' ادا کرتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 764

محدث فتویٰ